ڈاکٹر ظفر حسین ہرل
اسسٹنٹ پروفیسر اردو، جی سی یونیوسٹی فیصل آباد
وقار احمد
پی ایچ ڈی سکالر، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

Dr. Zafar Hussain Haral
Assistant Professor, GC University Faisalabad
Waqar Ahmad
PhD Scholar International Islamic University Islamabad

# سلینگ کا تنقیدی مطالعہ

# A Critical Study of Slang

## Abstract

Slangs basically is a social criticism. In which rebellious and social values are apparent. Very often, the human psyche and parameters of the society do not comply with slang words and like idioms. The words, society admits without any excuse become admirous and grant weightage to the language. However, such words, confined day-to-day part of the language, are somewhat rude and of immoral sense are known as Slangs.

Keywords: Ethics, Language, Slang, Dictionary, Grammar, Signs, Society

کلیدی الفاظ: اخلاقیات، زبان، سلینگ، لغت، قواعد، نشانات، معاشرہ

الفاظ اور زبان کی بحث میں عموماً معیاری زبان یا معیاری الفاظ کی اصطلاح بار بار استعمال کی جاتی ہے۔ معیار بذات خود ایک اضافی چیز ہے جو ہر فرد اور ہر طبقے کے حالات اور سیاق کے مطابق تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔ زبان کا معیاری ہونا قواعدِ زبان کی رو سے دیکھا جائے گا کہ اخلاقیات اور معاشرتی ردوبدل سے یہ ایک الگ بحث ہے۔ کیا معاشرہ کسی لفظ کی اخلاقیات کو مستقلاً متعین و مقرر رکھ سکتا ہے؟ بہر حال الفاظ کے استعمال کے بارے میں حتمی فیصلہ وقت اور زمانے کے سپرد ہی کر دینا بہتر کسوٹی ہو گا۔ سلینگ ایک طرح کی سماجی تنقید ہوتی ہے۔ اس میں بغاوت اور سماجی اقدار سے اختلافات کی بازگشت بھی سنائی دیتی ہے۔ سلینگ الفاظ و محاورات کا پیدا کردہ تاثر اکثر عام سوچ اور معاشرے کے معیارات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جن الفاظ کو معاشرہ فراخ دلی سے قبول کر لے وہ زبان کی ترقی میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مگر جو الفاظ صرف بولنے سے تعلق رکھتے ہوں اور ان میں عامیانہ پن، ناشائستہ پن اور غیر اخلاقی جذبات کا اظہار پایا جائے ان کو سلینگ الفاظ کا نام دیا جاتا ہے۔ لفظ سلینگ اٹھارویں صدی میں انگریزی میں داخل ہوا۔ شروع میں یہ بذات خود سلینگ تھا۔ یہ کہاں سے آیا؟ آج تک کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ اصلاً ہے کیا؟ اس کے بارے میں ہر شخص کا نقطۂ نظر مختلف ہے۔ اس کو نپٹانے کے لیے ۱۹۸۹ء میں پیرس میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی لیکن کوئی

ایسی تعریف، جس پر حاضرین کی اکثریت ہی متفق ہو سکتی، سامنے نہ لائی جا سکی۔ سلینگ انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ انگریزی زبان میں اس کے معانی مختلف انداز سے بیان کیے گئے ہیں۔ Gem Practical Dictionary میں اس کے معانی کچھ اس طرح ہیں:

"Slang: Low vulgar Language."(1)

اس تعریف میں "Slang" کو بد معاشوں کی زبان قرار دیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ بازاری گفتگو اور ادنیٰ لوگوں کا محاورہ اور زبان ہونے کا ٹھپا بھی لگایا جاتا ہے۔ فالن انگلش اردو ڈکشنری "Fallon's English Urdu Dictionary" میں "Slang" کے معانی کچھ اس طرح بیان کیے جاتے ہیں۔ ادنیٰ لوگوں کا محاورہ، بازاری گفتگو عوام کی بولی، عامیانہ جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو کہ سلینگ کی وضاحت کے لیے ادھورے ضرور ہیں:

"Slang ادنیٰ لوگوں کا محاورہ، بازاری گفتگو، عوام کی بولی، عامیانہ، سوقیانہ۔"(۲)

آکسفورڈ "Oxford" ڈکشنری میں سلینگ کی تعریف اس انداز میں کی گئی ہے کہ:

Slang: Very informal word and expression that is intended to damage the good speech opinion that people have of them ".(3)

New Webster's Dictionary میں سلینگ (Slang) کے معانی کچھ اس انداز میں بیان کیے گئے ہیں کہ اس تعریف کے مطابق سلینگ کا کچھ مفہوم ظاہر ہوتا نظر آتا ہے:

"Slang: abusive Language hurled at a Parson. Colloquial words and phrases typically more colorful metaphorical, Facetious, inelegant vulgar, or Short-Lived then those in standard usage Jargon argot ."(4)

اس ڈکشنری کے مطابق یہ نا سمجھ میں آنے والی بولی یا لہجہ کو سلینگ (Slang) کا نام دیا جاتا ہے۔ Encarta world English Dictionary میں سلینگ کی تعریف کو مزید کھول کر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

" Slang: Very casual Speech or writing words, expression or usage. That or casual, vivid, racy, or Playful replace month for Standard. One's are often Short-Lived and are usually considered. Language of an exclusive group a form of Language used by a particular group of people often deliberately created and used to exclude People outside the group."(5)

Webster's New World College dictionary میں سلینگ (Slang) کی تعریف کو انتہائی موثر اور جاندار انداز میں واضع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کے مطابق:

" Slang: Orin the Specialized vocabulary and Idioms as of criminals and tramps. The purpose of which was to disuse from outsiders the meaning of what was sad.

(1)The Specialized vocabulary in the same world, way of life etc.: Now usually clad Shoppe talk, Jargon.

(2)Highly in formal speech that is outside Conventional or Standard usage and consists both of new or extended meaning's attached to established term. Slang develops from the attempt to find fresh and vigorous Colorful pungent or humorous expression and generally either passes in to disuse or comsto have a more formal status, to use Slang or abusive talk or to talk with abusive talk."(6)

کوئی بھی ترقی یافتہ زبان اپنی ترقی کی منزل تک پہنچتے پہنچتے بہت سے نشیب و فراز سے گزرتی ہے۔ اس زبان میں کئی طرح کی بولیاں اور علاقائی لب و لہجے اس مرکزی زبان میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر یہ مقامی لب و لہجے اس زبان میں شامل نہ ہو سکیں تو یہ زبان ناکارہ تصور کی جاتی ہے۔ اور اس کی وسعت کسی بھی صورت ممکن نہیں ہوتی۔ یہ عوامی بولیاں جن کو گنوار، گھٹیا، سوقیانہ،

عامیانہ لب ولہجے کے القابات سے نوازا جاتا ہے۔ ان کو سلینگ کا نام دیا جاتا ہے۔ دنیا کی کسی بھی ترقی یافتہ زبان کے ارتقائی عوامل پر غور و فکر کیا جاتے تو معلوم ہو گا کہ سلینگ الفاظ کا عمل داخل ضرور رہا ہے۔ سلینگ اس بنیادی زبان میں ضرور شامل رہے ہیں جو اس زبان کو اگلی منزل کی جانب لے جانے میں مدد فراہم کرتے ہیں اگر یہ لب ولہجے اس میں شامل نہ ہوں تو یہ ترقی کی جانب گامزن نہ ہو سکے گی۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے سلینگ کا ایک بہت بڑا حصہ فحش الفاظ پر مشتمل قرار دیا ہے۔ سلینگ الفاظ جو کہ معاشرے میں بڑے پیمانے پر رائج ہوتے ہیں۔ یہ لکھنے میں نہیں آتے اور صرف تقریری صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان سلینگ الفاظ سے جان چھوڑانا اتنا آسان کام نہیں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے مطابق:

> " سلینگ کا دائرہ بسا اوقات خاصا محدود ہوتا ہے۔ البتہ کوشش یہ رہی ہے کہ اس لغت میں زیادہ تر ایسے الفاظ شامل ہوں جو نسبتاً وسیع حلقوں میں مستعمل ہیں۔ سلینگ الفاظ و محاورات کا خاصا حصہ فحش ہے۔"(۷)

ماہر لسانیات کے نقطہ نظر سے یہ زبان کے اندار کا درجہ ہے اور قواعد وضوابط کے طیف میں انتہائی آخری سرے پر موجود ہوتا ہے۔ رسوم وقیود کی پابند عالمانہ زبان تو بہت دور کی بات ہے، اس کا مقام تو بے تکلفی کی زبان بلکہ غیر مستند زبان کے بھی کہیں بعد میں آتا ہے۔ یہاں زبان اتنی چٹخارے دار اور دلچسپ اور پُرکشش مگر بعض سماجی اقدار کے منافی ہو جاتی ہے، اس میں اتنا ناپن آ جاتا ہے یا اتنی بارِ خاطر معیوب بن جاتی ہے کہ آدمی اسے اجنبیوں کے سامنے استعمال نہیں کر سکتا۔ اس زبان کو پروان چڑھانے میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ شامل ہیں جو اس کی آبیاری میں مصروف عمل رہتے ہیں، شاہد حمید کے مطابق:

> "سلینگ میں زبان کی وہ تمام صورتیں شامل ہوتی ہیں جن کے ذریعے کوئی شخص اپنی شناخت کسی ضمنی گروہ [جن میں surfers، سیاست دانوں، تدریسی اداروں کے طالب علموں اور ہپیوں (Hippies) سے لے کر جرائم پیشہ افراد، جواری، شرابی کبابی، طوائفیں اور زانی تک سبھی شامل ہیں] کے ساتھ کرتا یا اس کے اندر سرگرم عمل ہوتا ہے۔" (۸)

اردو میں سلینگ کے لیے کوئی مترادف موجود نہیں ہے۔ یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے اور انگریزی زبان سے اردو زبان میں رائج ہوا۔ سلینگ کے مفہوم کے لیے اردو زبان میں بالعموم عامیانہ الفاظ و محاورات، بازاری زبان، ناشائستہ الفاظ، مبتذل اور غیر ثقہ الفاظ و محاورات جیسے معانی ملتے ہیں ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سلینگ ایک غیر رسمی اصطلاح سہی مگر اظہار و ابلاغ سے بھر پور زبان کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ معیاری اور ٹکسالی ذخیرہ الفاظ کا حصہ نہیں سمجھے جاتے۔ یہ الفاظ عام طور پر بولے بھی جاتے ہیں اور سمجھے بھی جاتے ہیں۔ انگریزی زبان میں جارگن اور سلینگ کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جارگن ایک مخصوص ادارے میں جبکہ سلینگ پورے معاشرے میں رائج ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کو آسانی سے سمجھا بھی جاتا ہے اور بولا بھی جاتا ہے۔ سلینگ الفاظ کی اگر تقسیم کی جائے تو ان کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ عام بول چال اور بے تکلفی کی زبان

۲۔ غیر رسمی طور پر ادا ہونے والے الفاظ

۳۔ نئی بات کہنا یا پرانی بات کو نئے ڈھنگ سے ادا کرنا

زبان کو تقویت بخشنے والے محرکات سلینگ پر بھی مشتمل ہوتے ہیں۔ سلینگ زبان کی وہ بنیادی صورت ہے جو کسی بھی زبان کی آبیاری کرتے ہیں۔ اگر سلینگ نہ ہوں تو کوئی بھی زبان ترقی کی منزل کی طرف گامزن نہیں ہو سکتی۔ نئے الفاظ اور معنویت اپنے ساتھ اصطلاحات اور توضیحات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ الفاظ لے کر آتے ہیں۔ جن کو بالعموم پرانے معیاروں پر نہ تو پرکھا جا سکتا ہے اور نہ یہ قدیم پیمانوں میں سما سکتے ہیں۔ مگر یہ ذخیرہ الفاظ مروجہ زبان اور معاشرے پر اپنا اثر مرتب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نئی معنویت اس وقت تک وسیع طبقے کو متاثر کرنے میں کامیاب نہیں ہوتی جب تک کہ زبان اور معاشرہ اس کے ساتھ کشادہ نظری سے تعاون نہ کرے۔ یوں بھی انسان اپنی تمام ترقی کے باوجود ابھی تک لفظ کا غلام ہے۔ اور وہ اپنا مافی الضمیر الفاظ کے پورے تعاون کے بغیر ادا نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے مطابق:

”حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی زبان کو زندہ اور نمو پزیر رکھنے اور اسے قوت بخشنے والے محرکات میں سلینگ قوی ترین ہے۔ انگریزی زبان کے بعض انتہائی مفید اور موثر ترین الفاظ نے سلینگ ہی کی پشت سے جنم لیا ہے۔“(۹)

سلینگ معاشرے کے خمیر سے جنم لیتے ہیں۔ اور یہ معاشرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہے۔ معاشرے میں موجود افراد ان سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ چاہے وہ عامیانہ انداز ہو یا سوقیانہ انداز انسان کی یہ جبلی ضرورت کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ ایک فرد ایک معاشرے سے کسی دوسرے معاشرے میں چلا جائے تو اس کو دوسرے معاشرے کے سلینگ سے واسطہ پڑے گا مگر جب بھی وہ اپنے معاشرے میں لوٹے گا اپنے معاشرے میں موجود سلینگ سے جڑ جائے گا۔ ہر معاشرے میں سلینگ مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جن کی مدد سے اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ زبان دراصل ابتدائی بولیوں ہی کی ترقی یافتہ شکل ہوتی ہے۔ ایک سلینگی لفظ یا محاورہ بہت نچلی سطح سے ابھرتا ہے اور ردو قبول کے مراحل طے کرتا ہوا یا تو معدوم ہو جاتا ہے یا وہ اس زبان میں شامل ہو کر ایک نئی صورت اختیار کر کے زبان کا حصہ بن جاتا ہے۔

زبان کے ارتقاء میں بہت سے الفاظ آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ اگر کسی زبان میں یہ سلسلہ بند ہوتے تو اس میں ترقی کا عمل رک جائے گا۔ زبان تنزلی کی طرف گامزن ہو جائے گی۔ جب کوئی نیا لفظ زبان میں داخل ہوتا ہے تو اس کے رد قبول کا مرحلہ آتا ہے۔ اگر وہ زبان کی بڑھوتری میں مدد گار ثابت ہو تو اس کی حمائت کی جاتی ہے اگر وہ الفاظ معاشرے کے مزاج کے خلاف ہو ں تو ان کو نکال باہر کیا جاتا ہے۔ اور ان الفاظ پر سلینگی ہونے کے فتوے صادر کےے جاتے ہیں۔ جب کوئی سلینگ لفظ زبان میں داخل ہوتا ہے تو اس کے بارے میں کون جانتا ہے کہ یہ ہماری زبان میں موجود روز مرہ اور محاورہ کے خلاف ہے۔ یہ تو معاشرے پر منحصر ہے کہ وہ اسے قبول کرے یا رد۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے مطابق:

”زبان کی شکل وصورت اور باطن میں زندگی کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس کا لب ولہجہ عہد بہ عہد بدلتا رہتا ہے۔ بہت سے الفاظ متروک و مردود ہوتے رہتے ہیں۔ اور نئے اور جاندار لفظوں کے لےے جگہ خالی کر دیتے ہیں لیکن یہ سارا عمل عوامی سطح پر انجانے طور پر ہوتا ہے۔“(۱۰)

سلینگ الفاظ جو کہ اپنا وجود رکھتے ہیں۔ بعض اوقات انہیں گنوار اور گھٹیا کہہ کر ان کے اوپر پابندی بھی لگائی جاتی ہے مگر اس کے باوجود یہ مسلسل اپنا وجود قائم کےے ہوتے ہیں۔ یہ سلینگ الفاظ معاشرتی اور ثقافتی ملاپ سے بھی بنتے رہتے ہیں۔ ان

باتوں سے یہ چیز ظاہر ہوتی ہے کہ یہ اس میں پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں۔ سلینگ الفاظ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ تقریری صورت میں واضح ہوتے رہتے ہیں جبکہ لکھنے کے عمل میں ان سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ سلینگ زبان کا وہ نظام ہے جو پیرول کے تحت آپنے وجود کو تبدیلی کے مراحل سے گزارتے ہوئے لفظ سازی کے عمل معاون ثابت ہوتا ہے۔ سلینگ الفاظ جذبات میں ہلچل پیدا کر دیتے ہیں۔ اور روزانہ کی بنیاد پر استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ قاسم یعقوب کے مطابق:

> "ہم نے سلینگ کو کبھی لسانی تحقیق کا حصہ نہیں بنایا۔ ماہر لسانیات نے تو اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور تو اور اسے گنوار، گھٹیا اور خلاف محاورہ کہہ کے رد کرنے کی مہمات بھی چلائی گئیں۔"(۱۱)

بعض اوقات سلینگ جارگن، آرگو اور کینٹ کو ایک ہی لفظ شمار کر لیا جاتا ہے۔ ان لفظوں کو گہرائی سے دیکھا جائے تو ان کے معانی میں بھی فرق ہے اور ان کے استعمال میں بھی فرق نمایاں ہوتا ہے۔ اگر لغوی معانی دیکھے جائیں تو جارگن ایسی بولی کو کہتے ہیں جو سمجھ میں نہ آئے۔ آرگو یہ مخصوص طرز کی بولی اور لہجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کینٹ کو زاویہ، رُخ تر چھا کے معانی میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ سلینگ خاص طور پر بازاری زبان کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ ایسی بولی لہجہ، گفتگو رویہ ہے جس میں اخلاقی گراوٹ نظر آتی ہے ان کو سلینگ کہا جائے گا۔ اگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو ان تمام کے درمیان معمولی سا فرق ہوتا ہے۔ آرگو(Argot) ایک مخصوص پیمانے پر جبکہ سلینگ ایک معاشرے میں رائج ہوتے ہیں، قاسم یعقوب کے مطابق:

> "کینٹ اور آرگو کو خفیہ زبان کیا جاتا ہے۔ یعنی ایسے الفاظ جو دوست احباب یا گروہ اپنے درمیان کچھ ناموں کے متبادل کے طور پر بنا لیتے ہیں۔ آرگو اور کینٹ کا دائرہ بہت محدود مگر سلینگ کے بہت قریب ہوتا ہے۔ عموماً کینٹ اور آرگو ہی بعد میں سلینگ الفاظ کے طور پر معاشروں میں رائج ہوتے ہیں۔ یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ کینٹ یا آرگو کا اگلا مرحلہ سلینگ الفاظ ہو سکتا ہے۔ زیادہ تر آرگو محدود پیمانے پر ہی رہتے ہیں۔ اور وہیں ختم ہوتے ہیں۔"(۱۲)

سلینگ الفاظ عموماً ایسے افراد کے درمیان بولے جاتے ہیں۔ جن کی آپس میں جان پہچان ہوتی ہے۔ سلینگ الفاظ کا تبادلہ کبھی ایسے فرد کے ساتھ کیا جائے جس کے ساتھ آپ کی جان پہچان نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ جائے۔ ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سلینگ الفاظ کا استعمال دوسرے افراد کے ساتھ بہت کم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک غیر شستہ اور استہزائی زبان ہوتی ہے۔ سلینگ عام طور پر معیاری زبان کے ساتھ ہی استعمال ہوتی ہے مگر یہ گفتگو لکھنے میں نہیں آتی یہ تو ایک اظہار خیال ہے۔ قاسم یعقوب کے مطابق:

> "سلینگ ایسی زبان ہے جس میں ایسے گروہ جو ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہوں کے افراد کے درمیان بولی جاتی ہے۔ سلینگ بہت غیر رسمی زبان ہوتی ہے۔ یہ غصہ دلا سکتی ہے۔ اگر جان پہچان رکھنے والوں یا حلقہ احباب سے باہر کے لوگوں کے لیے استعمال کی جائے ہم عموماً سلینگ کا استعمال لکھنے سے زیادہ بولنے کے لیے کرتے ہیں۔ سلینگ عام طور پر خاص لفظوں اور مطالب کی طرف اشارہ کرتی ہے مگر اس میں دور رس اظہار اور محاورات ہو سکتے ہیں۔"(۱۳)

زبان نشانات کا مجموعہ ہوتی ہے۔ یہ ایسے نشانات ہوتے ہیں جو معاشرہ طے کرتا ہے۔ یہ نشانات ذریعہ اظہار ہوتے ہیں۔ ان میں خیالات جذبات احساسات سب طرح کے عوامل شامل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ غیر موزوں الفاظ اور سخت جملوں کا متبادلہ ہوتا ہے۔ اصل میں دیکھا جائے تو یہ سخت اور غیر موزوں الفاظ اور جملے ہی سلینگ ہوتے ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہوتے ہیں۔ جن کو معیاری زبان میں لکھنا چاہیں بھی تو ہم نہیں لکھ سکتے کیونکہ یہ فحش الفاظ ایک اسلامی معاشرے میں کسی صورت قبول نہیں کیے جاتے۔ یہ الفاظ زیادہ تر تقریری صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ قاسم یعقوب کے مطابق:

" مستند زبان کی صحت کی حفاظت پر سوال نہیں۔ سلینگ تو اُن خیالات یا تصورات کو پیش کرنے لگتے ہیں۔
جن کو معیاری مستند زبان پیش نہیں کر سکتی اگر مستند زبان میں ممکن ہو تو سلینگ کبھی نہ بنیں۔"(۱۴)

ترقی یافتہ زبانوں سے یا عام زبان سے جو لفظ کسی دوسری زبان سے پیوست ہوتا ہے تو یہ لفظ معانی کا ایک نیا روپ دھار لیتا ہے۔ ان الفاظ کی ساخت مہیت اور بناوٹ میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ الفاظ معیاری زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ غیر معیاری بازاری زبان میں واضح ہوتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ یہ گالی گلوچ، بے ساختہ پن، گراوٹ اور تلخ رویہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

سلینگ الفاظ کا ایسا نظام ہے۔ جو ہمیشہ نچلے طبقے سے شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ بالائی سطح کی طرف سفر کرتا ہے اگر بالائی طبقہ ان الفاظ کو قبولی کی صورت دے تو یہ معیاری زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ انہیں ذریعہ اظہار نہ بنایا جائے تو یہ موت کو آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ قاسم یعقوب کے مطابق:

"سلینگ معیاری زبان کا پہلا عوامی اظہار ہوتا ہے۔ جیسے وقت کی تیغ اپنے فساں پر تیز کرتی ہے۔ اگر وہ تیز ہو جائے تو معیاری زبان میں شامل ہو جاتا ہے۔ ورنہ ختم ہو جاتا ہے۔"(۱۵)

سلینگ الفاظ کی کوئی نئی صورت نہیں ہوتی بلکہ یہ الفاظ پہلے سے موجود الفاظ کے خمیر سے جنم لیتے ہیں۔ ان کا خاندان کوئی نیا نہیں ہوتا یہ الفاظ دوسرے لفظوں کی نئی یا پرانی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ یہ کسی بھی معیاری زبان کے لفظوں میں تھوڑی سی کمی پیش کرنے سے وجود میں آتے ہیں۔ جو اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ اور ایک حقیقت کی صورت میں معاشرے میں روزمرہ کے ساتھ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ قاسم یعقوب کے مطابق:

"سلینگ الفاظ پہلے سے موجود الفاظ سے آگے کا مرحلہ ہوتے ہیں۔ یعنی یہ معیاری زبان میں موجود الفاظ میں توسیع معنی ہیں۔ سلینگ نئے لفظ کے طور پر رائج ہو یا کسی پرانے لفظ کی ہی مقیاتی ترمیم کے ساتھ بولا جا رہا ہو اُس کا پرانے لفظ کے ساتھ کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہوتا ہے۔"(۱٦)

سلینگ الفاظ کا اظہار عام طور پر لسانی تبدیلیوں کی صورت میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ نئی نسل جو زبان کے بنیادی لوازمات پر بہت تھوڑی توجہ صرف کرتے ہیں ان کے ہاں زیادہ پایا جاتا ہے۔ آئے دن ذرائع ابلاغ اور میڈیا پر آنے والے اشتہارات جو کہ زیادہ تر اپنی اشیا کی فروخت میں توجہ صرف کیے ہوئے ہیں، لسانی تبدیلیوں کا باعث بن رہے ہیں۔ دنیا جو کہ گلوبل ویلج کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جس کی وجہ سے شہروں کی آبادی میں بے پناہ اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے چھوٹے شہر بڑے شہروں میں بدلتے جا رہے ہیں اور بڑے شہروں میں سہولیات زندگی زیادہ ہونے کے سبب دیہی علاقوں سے افراد کا شہروں میں منتقل ہونا عام سی

بات ہے۔ اس منتقلی کے باعث ہر انواع و اقسام کے افراد کا ایک جگہ اکٹھے ہونا اور ضروریات زندگی کے تحت نئے تکلمی اظہار سامنے آتے ہیں، جن کا مقصد صرف اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار ہے۔ اس بنیاد پر بہت سے الفاظ اپنی معنوی حیثیت کھو کر نئے مفہوم کی تشکیل پاتے ہیں جو سلینگ الفاظ کی خاصیت پر مشتمل ہوتے ہیں۔ڈاکٹر فاخرہ نورین کے مطابق:

"زبان مستقل تبدیلی کی زد پر دھرا ایک پر اسرار سماجی عمل ہے۔۔۔ سلینگ عوام بلکہ عام لوگوں کا عام اظہار ہے۔ یہ اظہار ایک طرف مروج زبان کے معیاری ڈھانچے سے ایک صحت مند بغاوت ہے تو دوسری طرف زبان میں تازگی اور بڑھوتری کی کوشش بھی۔ سلینگ عموماً شعوری طور پر بنائے گئے الفاظ یا اظہار لیے ہیں اور اس عمل میں نئے الفاظ کے ساتھ ساتھ پرانے الفاظ کے معانی میں توسیع، انھیں معانی اور نیا تناظر بھی عطا ہو جاتا ہے۔"(۱۷)

سلینگ عمل سازی میں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ کسی مخصوص علاقے، ملک یا قوم کی زبان کسی دوسرے علاقے ملک یا معاشرے کا سلینگ ہو سکتا ہے۔ انگریزی زبان کے بہت سے معیاری اور ٹکسالی الفاظ اردو زبان میں سلینگ کے درجے پر ہو سکتے ہیں۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ کسی قوم، ملک یا معاشرے میں مقامی زبان پر جب کسی دوسری زبان کے الفاظ اثر انداز ہوتے ہیں تو اس وقت بھی سلینگ لفظ سازی کا عمل وجود میں آتا ہے اور کسی بھی زندہ زبان کی یہ بنیادی خصوصیت ہے کہ اس میں لفظ سازی کے دوران سلینگ الفاظ وجود میں آتے رہتے ہیں۔ یہ عمل کسی بھی زبان کو دائمی زندگی عطا کرتا ہے۔ڈاکٹر فاخرہ نورین کے مطابق:

"سلینگ دراصل زبان کا کسی خاص علاقے میں عام لوگوں کا معیاری یا ٹکسالی زبان سے بنا ہوا اظہار یہ ہی ہے۔ ایک علاقے کا سلینگ دوسرے علاقے کا معیاری اظہاریہ ہو سکتا ہے اور اس کے لیے مقامی بولی یا زبان میں کسی دوسری زبان کی شمولیت سلینگ سازی کا عمل تیز تر کرتی ہے۔ اس طرز کا سلینگ ہر علاقے کا الگ بھی ہو سکتا ہے۔"(۱۸)

سلینگ لفظ سازی میں چھوٹے طبقے کا عمل دخل ہوتا ہے۔ یہ عام لوگوں سے گزرتا ہوا ثقہ افراد تک اور وہاں سے یہ اظہار معاشرہ میں موجود قدغنوں کو توڑتے ہوئے عوامی اظہار میں سرایت کر جاتا ہے۔ ان میں معانی کی تشکیل مختلف نوعیت کی ہوتی ہے۔ اس میں ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا کوئی دائرہ نہیں ہوتا۔ یہ اظہار دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے اور عموماً اس کا معنی مجازی صورت میں لیا جاتا ہے۔ یہ انفرادی کی حدود و قیود کو پامال کرتے ہوئے اجتماعی اظہار میں اپنے وجود کا احساس دلاتا ہے۔ یہ اظہار معیاری زبان کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرتا ہے۔ سلینگ الفاظ معاشرے میں اسی طرح رائج ہوتے ہیں جس طرح ایک معیاری اور مستند زبان۔ سلینگ زبان کے بارے میں شاہد حمید کا ایک اقتباس ملاحظہ کرتے ہیں:

"چونکہ سلینگ کسی مخصوص طبقے کی زبان ہوتی ہے اس لیے اسے کوئی ناواقف شخص نہیں سمجھ سکتا۔ چنانچہ سلینگ نہ تو عوامی زبان ہوتی ہے اور نہ محض عامیانہ یا سوقیانہ۔ بلکہ اگر کوئی لفظ عام ہو جائے تو وہ پھر سلینگ نہیں رہتا، informal اور بعض اوقات معیاری یا formal زبان کا جزو بن جاتا ہے۔"(۱۹)

دراصل سلینگ معیاری یا تحریری زبان کی ان قدغنوں کے خلاف ایک ایسی روش کا نام ہے جو قبول عام اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معیاری کے درجے پر فائز ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف سلینگ معیاری الفاظ کے ایسے غیر ثقہ عامیانہ استعمال

کانام بھی ہے۔ جو دراصل محدود معانی یا لفظوں کی حرمت کے تصور کے ذریعے لسانی حد بندی کے عمل پر کاری ضرب لگانے کا عمل ہے۔ دوسری زبانوں سے ہجرت کرتے ہوئے الفاظ ے امقامی بولی جو خاص طور پر اظہار کے عمل میں اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کے الفاظ جب ایک مستند اور میعاری زبان میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ اس میعاری زبان کے لب ولہجہ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو نئے بننے والے الفاظ جو خاص طور پر بے رخے پن کے اظہار کا سبب بنتے ہیں ان کو سلینگ کانام دیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ زیادہ تر وسیع خیالات اور غیر اخلاقی جذبات کو مختصر صورت میں پیش کرنے کا نام ہیں۔

## حوالہ جات


1. Gem Practical Dictionary" Azhar Publisher, Lahore, 2008, P-671
2. "Fallon's English Urdu Dictionary" Urdu Science Board, Lahore, 6th edition, 2003, P-912
3. "Oxford Dictionary" China, 9th edition, 2015, P-1414
4. "New Webster's Dictionary" The Deler publishing Company, 1996, P-908
5. "Encarta World English Dictionary" Bloomsburg publishing PLC, London, 1999, P-1761
6. "Webster's New World College Dictionary" USA, 3rd edition, 1997, P-1295
7. ڈاکٹر رؤف پاریکھ:"اولین اردو سلینگ لغت"فضلی بک سنٹر، کراچی، باردوم،۲۰۱۵ء، ص:۱۰
8. شاہد حمید:(مضمون)"سلینگ"مشمولہ"سویرا"جلد۹، شمارہ14، لاہور،2012ء، ص۳۷
9. ایضاً، ص۱۳
10. ڈاکٹر فرمان فتح پوری:" اردو تدریس" الوقار پبلی کیشنز، لاہور،۲۰۱۶ء، ص۴۸
11. قاسم یعقوب:" اردو سلینگ لغت" شمع بکس، فیصل آباد، باراول،۲۰۱۶ء، ص۹
12. ایضاً، ص28
13. ایضاً، ص31
14. ایضاً، ص37
15. ایضاً، ص47
16. ایضاً، ص45
17. ڈاکٹر فاخرہ نورین:(مضمون)" اردو زبان میں سلینگ لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ"مشمولہ"نقاط" شمارہ نمبر14، فیصل آباد، اپریل۲۰۱۷ء، ص۱۲۲
18. ایضاً، ص۱۲۲
19. شاہد حمید:(مضمون)"سلینگ"مشمولہ"سویرا"جلد نمبر۹، شمارہ نمبر۱۴، لاہور،۲۰۲۱ء، ص۷۶

**Roman**

1. Gem Practical Dictionary" Azhar Publisher, Lahore, 2008, P-671
2. "Fallon's English Urdu Dictionary" Urdu Science Board, Lahore, 6th edition, 2003, P-912
3. "Oxford Dictionary" China, 9th edition, 2015, P-1414
4. "New Webster's Dictionary" The Deler publishing Company, 1996, P-908
5. "Encarta World English Dictionary" Bloomsburg publishing PLC, London, 1999, P-1761
6. "Webster's New World College Dictionary" USA, 3rd edition, 1997, P-1295
7. Dr Rauf Parekh: "Awaleen Urdu Slang Lughat" Karachi:Fazli Book Centre, 2nd Edition, 2015, Pp10
8. Shahid Hameed: (Article) "Slang" Included in "Swera" Vol. 9 No.14, Lahore, 2012, Pp37
9. Ibid, Pp13
10. Dr Farman Fatehpuri: "Urdu Tadrees" Lahore: Alwaqar Publications, 2016, Pp48
11. Qasim Yaqoob: "Urdu Slang Lughat" Faisalabad: Shama Books, 2016, Pp9
12. Ibid, Pp28
13. Ibid, Pp31
14. Ibid, Pp37
15. Ibid, Pp47
16. Ibid, Pp45
17. Dr Fakhra Noreen: (Article) "Urdu Zaban mn Slang Lughat Navesi ka Tanqeedi Jaiza" Included in "Nikat" Issue 14, April 2017, Pp122
18. Ibid, Pp122
19. Shahid Hameed: (Article) "Slang" Included in "Swera" Vol 09,Issue14, 2020, Pp76